حرمین کا پاسباں

ترتیب وتزئین:

سید کلیم اللہ حرمزئی

نوٹ: مسائل اپنی وسعت کے مطابق اتفاقی ذکر کیا ہے، اختصار کی خاطر ماخذ اول کی عبارتوں سے صرف نظر کیا ہے۔

حرف آغاز

اپنے پیاروں کی کہانی ہر وقت دہرائی جاتی ہے، ان کا ہر عمل سنہری حروف سے لکھا جاتا ہے، یہی لوگ دنیا کے لیے افق پر چراغ کی مانند ہوتے ہیں اور قیامت تک آنے والوں کے لیے یہ پیغام چھوڑ دیتے ہیں کہ آپ اپنے مقصد کو پہچان لیجیے اور مقصد زندگی میں مگن رہیے، تو کامیابی آ کی قدم کو چومے گی۔ فضل خدا بہانہ می جوید بہانہ می جوید۔۔۔۔۔۔ آپ نیک عمل کریں گے تو آپ دینا کے محبوب ترین لوگوں میں شمار ہوں گے۔ اس کی مثال ذرا یورپین کی ان تاریخی اوراق کو پلٹانے سے ملتی ہے، جس میں حضور پرنور ﷺ اور صحابہ کا جا بجا تذکرہ ہے۔ آپ کو حضور ﷺ کی سیرت اور صورت درخشاں اور تابندہ ستاروں کی مانند نظر آئیں گی۔

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی۔۔۔۔۔

حج مبارک بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جب اللہ کے مقدس بندے کبھی صفا اور کبھی مروہ پر چڑھتے تھے، تو اللہ کو ان کا یہ عمل ایسا پسند آیا، جو نسل در نسل کے لیے لازم قرار دیا گیا۔ نبی ﷺ کی طرز زندگی کو اس لیے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہے تاکہ بعد میں آنے والے ان کی طرز زندگی پر عمل پیرا ہو اور ان کے نقش قدم پر چل کر ان کے ساتھ ابدی زندگی میں ہم نشینی اختیار کرے۔ حج کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے، کہ آپ مخصوص مقامات پر گشت کر کے اپنے آپ کو بزرگ ثابت کرنے کی کوشش کرے، بلکہ حج ایک درس اور فلسفہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر اللہ کے ہاں سرخرو ہونا پسند کرتے ہو تو مقدس بندوں کی سی زندگی اختیار کیجیے۔۔۔۔۔۔ ان کی طرح رب کائنات کو منائیں۔۔۔۔۔ ان کی طرح اپنا تن من اور دھن کو اللہ کی راہ میں نچھاور کیجیے۔۔۔۔۔ ان کی طرح اعلاء کلمۃ اللہ میں شب و روز مگن رہیں ۔۔۔۔۔ ان کی طرح یتیموں، بیواوں اور مساکین پر ترس کھائیں۔۔۔۔۔۔ ان کی طرح اللہ کی راہ میں کانٹے بچانے والوں کا قلع قمع کیجیے۔۔۔۔۔ انہی کی زندگی اپنے لیے درس عبرت سمجھیے۔۔۔ انہی کی

سیرت اور بصیرت کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔۔۔۔۔غرض یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہی کی خوشنودی ہے۔

دیارحرم

ہرانسان کو اپنے مذہب سے لگاؤ ہے، اسی کو وہ اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے، ان کی یہ فکر درست ہے یانہیں ہے، یہ ایک الگ بحث ہے۔۔۔۔۔تاریخ گواہ ہے کہ اسلام اور عالم اسلام کا مقابلہ کسی مذہب نے نہیں کیا ہے ہندومت میں ایک مادہ کی پوجا کا حکم ہے، جو عقل کے صریح خلاف ہے دیومالائی کہانیوں سے ان کی مذہبی دبستان بھری پڑی ہے، ان کی شکست خود ان کی بڑوں نے کھائی ہے جب حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو چیلنج کیا کہ تم اپنے بڑے خدا سے پوچھو، کیا وہ تمھا رے لیے مجرم کی تعین کرسکتا ہے؟؟ وہ جواب دینے سے ششدرہ رہ گئے۔۔۔۔اور ہر دفعہ دورانِ مقابلہ دشمن ہمیشہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب سوشلزم اور کمیونزم کو منظر عام پر پیش کیا جانے لگا تو ان کے دعویداروں نے اس نظام کو سراہا اور اس کو دنیا کے چپے چپے میں عام کرنا چاہا ،تاکہ چاردانگ عالم میں اشتمالیت کی کہانی بولی جائے۔۔۔بزور باز و اس کو نافذ کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔۔۔لیکن اسلام کی روشنی میں جب اس کو پرکا گیا، تو مخالف عقل ونقل ثابت ہوا۔ان کے سرغنوں نے کہا، کاش!! اس نظام کا تجربہ کسی چھوٹے بستی میں کردیا جاتا، آج ہم ذلت کی چادر نہ اوڑھتے۔۔۔

مسکن میرا حوالی کعبہ

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے، جنھوں نے ہمیں اپنے گھر میں جانے کا حکم دیا۔۔۔نہ کوئی قید ۔۔۔نہ کوئی شرط۔۔۔نہ داخلہ فارم اور نہ داخل ہونے کے لیے کوئی سیکورٹی۔۔۔۔آج یورپ جدید ٹیکنالوجی کے باوجود خوف وہراس کی زندگی بسر کرتے ہیں۔۔۔۔بلٹ پروف گاڑیوں اور زلزلہ پروف مکانوں میں ان کو سکون مہیا نہیں۔۔۔۔جب کہ رب کے گھر کی حفاظت ایسی مخلوق نے کی

،جس میں مقابلہ کرنے کا شعور نہیں ہے۔۔۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔۔جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آگ ٹھنڈی کر دی گئی۔۔۔۔۔۔جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرعون کے گھر میں پالا گیا۔۔۔۔۔جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جیل سے شہنشاہیت کے عظیم مرتبہ سے نوازا گیا۔جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہودیوں کے ہاتھوں سے نجات دلائی گئی۔۔۔۔۔جب سردار کونین، احمد مجتبیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو غار حرا میں مکڑی اور کبوتر کے ذریعے حفاظت دلائی گئی۔۔۔۔۔تو گبھرانے کی کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔ایک دفعہ ابرہہ کی فوج شکست کھا گئی ہے۔۔۔۔۔اگر ابرہہ کی شکل میں کوئی اور نا کام جستجو کرے گا، ابابیل ایک دفعہ پھر ان کے گوشت اور پوست کو پگھلا کر سڑ دیں گے۔۔۔۔۔۔

مدفن میرا دیار مدینہ

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آقا نامدار افضل المخلوقات کے ساتھ ساتھ افضل الرسل بھی ہے۔۔۔۔ان کے طریقوں کو شریعت نے بقیہ امت پر لازم قرار دی گئی ہے کردار بھی نبی کی اور گفتار بھی نبی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔نبی ﷺ کی صحبت میں ابوبکرؓ آتے ہیں تو صدیق بن جاتے ہیں، حضرت عمرؓ آتے ہیں تو فاروق بن جاتے ہیں۔حضرت عثمانؓ آتے ہیں تو ذوالنورین بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔حضرت علیؓ آتے ہیں تو حیدر بن جاتے ہیں۔مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ بن جاتے ہیں۔

غرض یہ کہ مدینہ کو فضیلت سردار انبیاء کی وجہ سے ہے۔

کہاں کس نے کہ سردار انبیا نہ کہو
کہاں کس نے کہ سردار اولیا نہ کہو
یہ ہے فلسفہ قل انما انا بشر
خدا کے بعد سب کچھ کہو خدا نہ کہو

مدینے کی گلیوں کا قران

ایک قرآن اوراق کی زینت ہے، جس کی صبح وشام تلاوت کی جاتی ہے۔ جبکہ ایک قرآن عملی ہے، جس کو نبی ﷺ کی زندگی کہا جاتا ہے۔ جب حضرت عایشہ رضی اللہ عنھا سے پوچھا گیا، کہ نبی ﷺ کے اخلاق کیا تھے؟ فرمانے لگی کہ نبی کے اخلاق قرآن ہے۔ نبی کا اوڑھنا قرآن۔۔۔۔۔ بچھونا قرآن۔۔۔۔۔۔۔ کلام فرماتے ہیں تو قرآنی آیات کی وضاحت ہوتی ہے۔۔۔۔۔ فتویٰ دیتے ہیں تو قرآن کی تشریح ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔ چلنا بھی قرآن کے مطابق۔۔۔۔۔ کھانا بھی قرآن کے موافق۔۔۔۔۔ پینا بھی قرآن کے مطابق۔۔۔۔۔ سونا بھی قرآن کے موافق۔۔۔۔۔۔۔ کچھ لوگ قرآن سننے سے مسلمان ہوجاتے ہیں۔۔۔۔۔ کچھ نبی ﷺ کے اخلاق سے متاثر ہوکر حلقہ اسلام میں داخل ہوجاتے ہیں۔

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع کل خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

دیارحرم اور علمائے دیوبند

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ مدینے کی کوچوں میں جاتے تو جوتے نکال لیتے تھے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کو مقام ابراہیم کا ایک ٹکرا تحفہ میں دیا گیا، مولانا صاحب اس میں پانی ڈال کر اسے پیتے تھے پانی میں زیادہ رہنے سے وہ ریزہ ریزہ ہوگیا، حضرت صاحب نے اس کو پیسا اور سرمہ بنا کر آنکھ میں ڈالنا شروع کردیا۔۔۔۔۔۔۔

حضرت مولنا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ خواب دیکھ رہے ہیں مسجد شریف میں منبر کے سامنے

مکبر یہ کے نیچے لیٹا ہوں اور مجھ پر سبز شال پڑی ہے اور ایک شخص کہتا ہے تیرے قدم جناب رسول اللہ ﷺ قدم جیسے ہیں، اس کی تعبیر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اتباع سنت سے دی تھی۔

دیکھا کہ ایک جگہ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھلی ہوئی ہے، میں نے دیکھا کہ میت مبارک سفید کفن میں قبر کے پاس باہر ہے کفن کھلا ہوا ہے، چہرہ مبارک نہایت تر وتازہ گورا گورا اور تمام جسم مبارک بھی تر وتازہ ہے اور آنحضرت ﷺ چت سو رہے ہیں۔

مکہ معظّمہ سے روانہ ہونے کے بعد چوتھے روز قضیمہ سے رابغ کو قافلہ جا رہا تھا، رات کو اونٹ پر سوتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ میں قدموں میں گر گیا ۔آپ نے میرا سر اٹھا کر فرمایا: کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کیا جو کتابیں پڑھ چکا ہوں وہ یاد ہو جائیں اور جو نہیں پڑھی ہیں ان کو سمجھنے کی قوت ہو جائے۔ تو فرمایا: تجھ کو دیا۔

ایک روز مسجد نبوی کے اگلے حصے کی محراب میں (جس کو محراب عثمانی کہا جاتا ہے) ذکر کر رہا تھا کہ نیند آ گئی دیکھتا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ ان کو بارگاہ الٰہی سے حکم ہوتا ہے کہ تم فنا ہو جاؤ انہوں نے ایک برش پر اپنا سر فنا ہونے کے لیے رکھ دیا۔

مولنا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ روضہ اقدس میں داخل ہونے سے ڈرتے تھے، وہ فرماتے تھے کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ لوگوں پر روضہ اقدس سے آواز آئی کہ مردود آئے ہو۔

حضرت مفتی رشید رحمہ اللہ کے پاس جب مدینہ منورہ سے کوئی خط آتا، تو حضرتؒ پہلے اس کو سر اور پھر آنکھوں پر رکھ کر پھر پڑھتے تھے۔

☆......☆......☆

حج اوراس کے مسائل

حج: هوعبارة عن الافعال المخصوص من الطواف والوقوف فى وقته محرما بنية الحج سابقا .هكذ افى فتح القدير.

مخصوص دنوں میں احرام کے ساتھ طواف اور وقوف کو حج کی نیت سے ادا کرنا۔

<u>حج کے لیے تین شرطیں ہیں:</u>

احرام۔۔۔۔۔۔زمان (حج کے ایام)۔۔۔۔۔۔مکان (کعبہ کی زمین)

<u>حج کے دو رکن ہیں:</u>

وقوف عرفات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔طواف زیارت۔

<u>حج کے پانچ واجب ہیں:</u>

صفااور مروہ پر چڑھنا ۔مزدلفہ میں ٹھہرنا۔شیطان کا مارنا۔سر کے بال مونڈوانا یا حلق کرنا۔طواف صدر۔

<u>حج کی سنتیں:</u>

طواف قدوم۔۔۔طواف قدوم میں پہلوانی۔۔۔سبز نشانوں کے درمیان دوڑنا۔۔۔ایام نحرمیں رات منی میں گزارنا۔۔۔طلوع سورج کے بعد منی سے مزدلفہ جانا۔۔۔۔مزدلفہ میں رات گزارنا۔۔۔۔۔تین شیطانوں کے درمیان ترتیب کو برقرار رکھنا۔

<u>حج کے آداب:</u>

حج آدا کرنے سے پہلے اپنا قرضہ ادا کرنا۔۔۔عبادت میں جو کوتاہی ہوئی ہے،اس کا اعادہ کرنا اور اپنی کوتاہی پر ندامت کرنا اور آئندہ نہ کرنے پر عزم کرنا۔۔۔۔۔ریا اور نمود سے اپنے آپ کو بچانا۔۔۔

ایسا ساتھی ساتھ ہونا کہ اگر ذکر سے غفلت ہونے کی نوبت آئے تو وہ اسے ذکر کی دعوت دیتا رہے اور کسی مصیبت میں مبتلا ہو، تو وہ صبر کی تلقین دیتا رہے۔ اپنے عیال کے لیے نفقہ اپنی خوشی اور مرضی سے چھوڑ دے۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔ غصہ سے دور رہے۔ باوقار رہے اور فضول چیزوں میں نہ پڑے۔ جمعرات کے دن سفر کا اہتما کرے۔ اگر جمعرات کے دن کسی عذر کی وجہ سے سفر نہ کر سکتا ہو تو دوشنبہ کے روز سفر کرے۔ اپنے اہل اور دوستوں سے رخصت لے لیں۔ ان سے دعا کی درخواست کرے۔ اور دعا لینے کے لیے خود ان کے پاس جائے ۔۔۔۔۔ واپسی پر وہ ان کا استقبال کریں۔ نکلتے ہی دنیا کی محبت کو دل سے نکال دے۔ گھر سے نکلتے ہی دو رکعت نفل پڑھے۔ اور اسی طرح گھر آتے ہی دو رکعت نفل پڑھے۔۔۔۔ گھر میں دو رکعت پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اللھم بک انتشرت و الیک توجھت و بک اعتصمت و علیک توکلت اللھم انت ثقبی و انت رجائی اللھم اکفنی ماھمنی و مالا اھعم به و ماانت اعلم به منی عز جارک و لا اله غیرک اللھم زودنی التقویٰ واغفرلی ذنوبی ووجھنی الی الخیر اینما توجھت اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر و کابة المنقلب والحور بعد الکور وسوء المنظر فی الاھل والمال .....

<u>جب نکل جائے تو یہ دعا پڑھے:</u>

بسم الله ولاحول ولاقوة الا بالله العلی العظیم توکلت علی الله اللھم وفقنی لما تحب وترضیٰ واحفظنی من الشیطن الرجیم .... آیت الکرسی سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھے۔

سوار ہوتے ہی یہ دعا پڑھے:

بسم الله والحمد لله الذی ھدانا للاسلام وعلمنا القران ومن علینا بمحمد ﷺ الحمد لله الذی جعلنی فی خیر امة اخرجت للناس سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا له مقرنین

وانالہ لمنقلبون والحمد للہ رب العلمین.

پہلے مکہ جائے اپنے اعمال سے فارغ ہوکر پھر مدینہ جائے۔

مسئلہ:

سنت اور اداب کے چھوڑنے سے دم لازم نہیں آتا ہے۔۔۔۔۔۔البتہ سنت یا مستحب عمل نہ کرنا ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ:

حج فرض ہوتے ہی فوراادا کیا جائے،تا کہ اچانک موت کی صورت میں فریضہ حج کا وبال سر پر نہ ہو۔

مسئلہ:

حالت کفر میں حج کا کوئی اعتبار نہیں ہے،فریضہ حج ادا کرنے کے بعد اگر کوئی آدمی مرتد (دین اسلام کو چھوڑ دے) ہوجائے (والعیاذ باللہ) دوبارہ اسلام لانے پر اس کے ذمہ از سرنو حج ہے،بشرطیکہ حج کرنے کی استطاعت ہو۔

مسئلہ:

حج کے لیے عاقل اور بالغ ہونا لازمی ہے۔مجنون اور بچے پر حج فرض نہیں ہے۔

مسئلہ:

بچے نے احرام باندھا اور میقات کے گزرنے سے قبل بالغ ہوا،اب اگر وہ لوٹا دوبارہ احرام باندھا اور تلبیہ بھی پڑھی تو فریضہ حج ادا ہوا۔ورنہ یہ نفلی حج ہوا۔

مسئلہ:

حج جانے کے لیے لازمی ہے کہ اتنا مال چھوڑ اجائے،جس سے عیال کے نان نفقے کی

بندوبست ہو سکے۔

مسئلہ:

کسی کے پاس اتنی رقم ہو جسے حج ہوسکتا ہواور وہ غیر شادی شدہ ہوتو پہلے فریضہ حج ادا کریں۔

مسئلہ:

حج کے لیے رکھی ہوئی رقم پر سال گزرنے سے زکوۃ واجب ہو جاتی ہے۔

مسئلہ:

کسی کے پاس ایک بڑا وسیع گھر رہائش کے لیے ہو،اس کا گزارہ ایک چھوٹے گھر سے ہوسکتا ہو،تو اس کے لیے بڑا گھر فروخت اور چھوٹا خریدنا لازمی نہیں ہے۔البتہ افضل ضرور ہے۔

مسئلہ:

عورت محرم کے بغیر حج نہیں جا سکتی ہے،اگر چہ ان کے پاس سرمایہ زیادہ ہو۔نوجوان اور بوڑھی کا حکم ایک ہے۔

مسئلہ:

محرم کے لیے بالغ ہونا شرط ہے،نابالغ کے ساتھ جانا درست نہیں ہے۔

مسئلہ:

محرم کا ہونا اس سفر کے لیے لازمی ہے،جس کی مسافت کم ازکم تین دن پر مبنی ہو،بصورت دیگر جا سکتی ہے۔اس لیے اگر عورت نے منی میں رمی بوجہ محرم نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی تو اس پر دم لازم ہوگا۔

مسئلہ:

عورت کسی بھی عدہ کی حالت میں حج کے لیے نہیں جا سکتی ہے۔

مسئلہ:

حرام مال سے حج جائز نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔کسی کا کل آمدنی حرام مال سے ہوتو وہ قرض وصول کرے،ان سے فریضہ حج آدا کرے اور قرض خواہ کو رقم مال حرام سے آدا کرے۔

نوٹ: یہ مسئلہ اس وقت ہے، جب مال حرام سے جان چھوٹنے کی کوئی صورت نہ ہو۔۔۔۔۔۔ورنہ حرام مال سے کاربار کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔

ممنوعات حج

بعض وہ ممنوعات ہے ،جو اپنی ذات کے اعتبار سے ممنوع ہے۔اور یہ چھ ہیں : جماع کرنا۔بال مونڈوانا۔ناخن کاٹنا۔خوشبولگانا۔سراور چہرے کوڈھانپنااور سلے ہوئے کپڑے کا پہننا۔

دوسرے وہ امور جوکسی اور وجہ سے ممنوع ہو: جیسے شکار کی طرف رہنمائی کرنا۔اور حرم کے درختوں کو کاٹنا۔

مسئلہ:

والدین ضعیف العمر ہواور خدمت کے لیے بیٹے کے علاوہ اور کوئی نہ ہو،تو حج کے لیے جانا مکروہ ہے۔

مسئلہ:

دادااوردادی کا حکم بھی والدین کی طرح ہے۔

مسئلہ:

چوری کے پیسوں سے حج کی فرضیت آداہوجاتی ہے،البتہ ثواب سے محروم ہوتا ہے۔اصل مالک کورقم حوالہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ:

قرض نہ ملنے کی صورت میں جائیداد کوبطور رہن رکھ کرحج کرنا درست ہے۔

مسئلہ:

بچے کی شادی میں زیادہ پیسے خرچ کرنے کی وجہ سے حج کے پیسوں میں کمی آنے سے گناہ ملتا ہے۔

مسئلہ:

غیر محرم کے ساتھ جانا سخت گناہ ہے، البتہ فریضہ حج ادا ہوتا ہے۔

مسئلہ:

حج تعمیر مسجد سے مقدم ہے، یعنی پہلے فریضہ حج ادا کرے اوراس کے بعد مسجد بنائے۔

مسئلہ:

یہ کہنا کہ حج میں عورتوں کا چہرہ کھلا ہوا ہے، اس لیے حج نہیں کرنا چاہیے، محض شیطانی سوچ ہے۔

مسئلہ:

وقف عرفہ بروز جمعہ ہوتو اس حج کی فضیلت ستر گنا سے زیادہ ہوتا ہے۔

(اس فضیلت میں علماء کا اختلاف ہیں)

مسئلہ:

ضرورت ہوتو نفلی حج سے صدقہ کرنا افضل ہے۔

میقات

میقات سے مراد وہ جگہیں ہیں جن سے بغیر احرام گزارنا ممنوع ہے۔اور مواقیت کل پانچ ہیں: مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ ۔۔۔عراق والوں کے ذات عرق۔۔۔شام والوں کے لیے جحفہ۔۔۔نجد والوں کے لیے قرن۔۔۔۔۔یمن والوں کے یلملم۔۔۔

مسئلہ:

مذکورہ بالا جگہوں سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے اور مستحب یہی ہے کہ احرام پہلے باندھ لیں

مسئلہ:

میقات سے قبل احرام باندھنے کے لیے شرط یہ ہے کہ ممنوعات سے بچنے کی امید ہو ورنہ پہلے نہ باندھیں۔

مسئلہ:

کسی نے اپنی میقات سے احرام نہیں باندھا، بغیر احرام میقات سے گزر کر کسی دوسرے میقات سے احرام باندھ سکتا ہے۔۔۔البتہ ایسا کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔

مسئلہ:

میقات سے باہر رہنے والوں کے لیے بغیر احرام کے میقات سے گزرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ گزرنے کی صورت میں حج اور عمرہ دونوں لازم ہوں گے۔

مسئلہ:

میقات کے اندر رہنے والوں کے لیے بغیر احرام ضرورت کی وجہ سے جانا جائز ہے، تاہم حج ادا کرنے کے لیے احرام لازمی ہے۔

احرام

مسئلہ:

احرام کے لیے ایک رکن اور ایک شرط ہے۔۔۔۔۔رکن: ایسا کام کرنا جو حج کے ساتھ خاص ہو۔ مثال کے طور پر تلبیہ کہنے سے: لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک..........

مسئلہ:

ایک دفعہ تلبیہ پڑھنا شرط ہے اگرچہ تلبیہ کی جگہ تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمدللہ) تہلیل (لا الہ الا اللہ) یا کوئی بھی ذکر جو اللہ کی تعریف پر مشتمل ہو۔

مسئلہ:

محرم تار یا ربڑ سے احرام کے تہبند کو باندھ سکتا ہے۔

مسئلہ:

ادعیہ زبانی یاد نہ ہو تو دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ:

حالت احرام میں جو چادر اوڑھی جاتی ہے، گرمی یا پسینہ کی وجہ سے اتار سکتا ہے۔

مسئلہ:

حج کے لیے نیت لازمی ہے صرف تلبیہ کہنے سے محرم نہیں بنتا ہے۔

مسئلہ:

احرام کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ:

کپڑوں پر ایسا خوشبو لگانا جس کا اثر احرام باندھنے کے بعد باقی ہو، جائز نہیں ہے۔

مسئلہ:

احرام کے لیے سفید کپڑے کا ہونا مستحب ہے۔

مسئلہ:

احرام کے جو دو رکعتیں نفل ادا کی جاتی ہے، پہلی رکعت میں الحمدللہ اور قل یا ایہا الکفرون اور

دوسری رکعت میں الحمدللہ اور قل ھواللہ احد چاہیے۔ نبی پاک ﷺ سے یہی منقول ہے۔

مسئلہ:

نماز کے متصل تلبیہ پڑھے: **لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک .**

مسئلہ:

تلبیہ کے بعد دورِ پاک آہستہ پڑھے۔ اور ہر نماز کے بعد تلبیہ کا ورد کثرت سے کرے۔

مسئلہ:

تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا چاہیے البتہ اتنی زوردار آواز سے نہیں جسے بدن پر بوجھ ہوجائے۔

مسئلہ:

ویسے تو گالی گلوچ، لڑائی اور جھگڑے سے بچنا چاہیے، تاہم حالت احرام میں بچنے کی انتہائی کوشش کرے۔

مسئلہ:

حالت احرام میں نہ شکار کریں اور نہ ان کی طرف رہنمائی کریں۔

مسئلہ:

سلے ہوئے کپڑے، پگڑی وغیرہ پہننے سے باز رہے۔

مسئلہ:

اپنا سر، چہرہ ناک اور ٹھوری وغیرہ نہ ڈھانپے۔

مسئلہ:

البتہ ناک پر ہاتھ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ:

اولاد کی شادی کا نہ ہونا حج کے لیے مانع نہیں ہے۔

مسئلہ:

موزوں کی طرح جرابیں بھی نہ پہنے۔

مسئلہ:

کسی بھی جگہ کا بال صاف کرنا اور ناخن کاٹنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ:

خوشبو کو ہاتھ لگانا درست نہیں ہے اگر چہ خوشبو کا قصد نہ ہو۔

مسئلہ:

کسی سایہ دار چیز کے نیچے بیٹھنا درست نہیں ہے۔

ادائیگی حج کے مسائل

مسئلہ:

مستحب یہ ہے کہ مکہ داخل ہوتے ہوئے غسل کیا جائے اور ثنیۃ الوداع کی طرف سے داخل ہو جائے۔

مسئلہ:

دن ہو یا رات مکہ میں داخل ہونا درست ہے، البتہ دن میں داخل ہونا بہتر ہے۔

مسئلہ:

افضل یہ ہے کہ تلبیہ پڑھتا رہے، یہاں تک کہ باب بنی شیبہ آ جائے، تو عاجزی اور تواضع کے ساتھ مسجد حرام داخل ہو جائے، دایاں پاؤں داخل کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

بسم الله والحمد لله والصلوٰة علیٰ رسول الله اللهم افتح لی ابواب رحمتک اوادخلنی فیها اللهم انی اسئلک فی مقامی هذا ان تصلی علیٰ سیدنا محمد عبدک ورسولک وان ترحمنی وتقیل عثرتی وتغفر ذنوبی وتضع عنی وزری.

مسئلہ:

بیت اللہ کو دیکھتے ہی اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھے اور ساتھ یہ دعا بھی پڑھے:

لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللهم انت السلام ومنک السلام والیک یر جع السلام حینا ربنا بالسلام ۔اللهم زد بیتک هذا تعظیما وتشریفا ومهابة وزد من تعظمیه وتشریفه من حجه واعتمره تعظیما وتشریفا ومهابة ۔اس کے بعد حجر اسود سے طواف شروع کرے،اس کے سامنے آئے ، ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر پڑھے اور حجر اسود کا بوسہ لے لیں

مسئلہ:

حجر اسود سے بوسہ لینے کا طریقہ یہ ہے: اپنے دونوں ہتھلیوں کو حجر اسود پر رکھ کر حجر اسود سے بوسہ لے لیں اور اگر رش کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو صرف ہاتھ یا کوئی چادر حجر اسود کو لگا کر چھوم لے۔

مسئلہ:

استلام کے دوران یہ دعا پڑھے:

بسم الله الرحمن الرحیم اللهم اغفرلی ذنوبی وطهر لی قلبی واشرح لی صدری ویسرلی امری وعافنی فیمن عافیت .

مسئلہ:

اگر مذکورہ بالا امور سے عاجز ہو تو صرف حجر اسود کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اللہ البر، لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ پڑھے اور ساتھ ساتھ بنی پاک ﷺ پر دور پیش کرے اور یہ دعا پڑھے:

اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لنبیک وسنۃ نبیک اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ آمنت باللہ وکفرت بالجبت والطاغوت.

اس کے بعد باب کعبہ کے دائیں طرف سے طواف شروع کر کے ساتھ چکر مکمل کرے اور مناسب یہ ہے کہ طواف کو حجر اسود کے اس طرف سے شروع کرے جو رکن یمانی کی طرف ہے، تو مکمل بدن کے ساتھ مکمل حجر اسود سے گزر جائے گا۔ اور ایسا کھڑا ہو جائے جسے حجر اسود اس کی دائیں طرف ہو جائے۔

مسئلہ:

یہ استقبال مستحب ہے، نہ کرنے سے گناہ نہیں ملتا ہے۔

مسئلہ:

حجر اسود سے طواف شروع کرنا سنت ہے۔

مسئلہ:

طواف میں حطیم کو بھی شامل کرے۔

مسئلہ:

دوران طواف جب حجر اسود سے بوسہ لے لیں ازدحام کی وجہ ہو تو سامنے سے گزرتے ہوئے ہاتھ اٹھائے، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھے۔

مسئلہ:

اگر طواف میں حطیم کو شامل نہ کیا، تو یہ طواف درست نہیں ہے۔ از سرِ نو طواف کرے، تاہم اگر صرف حطیم پر چکر لگایا تو طواف مکمل ہوا۔ البتہ ایسا کرنے سے گریز کریں۔

مسئلہ:

ہر وہ طواف جس کے بعد سعی ہو اس میں رمل (پہلوان کی طرح چلنا) کرے۔

مسئلہ:

طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم چلا جائے اور دو رکعت نفل پڑھے، اگر مقام ابراہیم میں جگہ نہ ملی تو مسجد کے کسی بھی حصے میں پڑھے۔تاہم عذر شدید ہو تو مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ میں بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ:

یہ دو رکعتیں واجب ہیں، کوئی اور فرض نماز اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتا ہے۔پہلی رکعت میں قل یاایھا الکفرون جب کہ دوسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ:

دو رکعت پڑھنے کے بعد ماء زمزم کی طرف تشریف لے چلے اور یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اسئلک رزقا واسعا وعلما نافعاو شفاء من کل داء ۔اور پھر ملتزم چلا جائے ۔اس کے بعد صفا اور مروہ چلا جائے۔

مسئلہ:

زمزم کے پانی سے فارغ ہو کر صفی اور مروہ کی طرف جانے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرے اور اگر استلام پر قادر نہ ہو تو سامنے کھڑا ہو جائے اور اللہ اکبر۔۔۔۔لا الہ الا اللہ پڑھے۔

مسئلہ:

صفا اور مروہ پر چڑھنا سنت ہے اور اس کا ترک مکروہ ہے۔

مسئلہ:

اتنا چڑھ جائے کہ صفا اور مروہ سے مکہ مکرمہ نظر آ سکتا ہو اور مکہ مکرمہ کے سامنے کھڑے ہو کر تین دفعہ اللہ اکبر پڑھے لا الہ الا اللہ۔ الحمد للہ اور اللہ کی تعریف بیان کرے اور حضور پاک ﷺ پر درود شریف پڑھے اور ساتھ ساتھ اپنی حاجت کے لیئے بھی دعائیں مانگے۔

مسئلہ:

صفا سے اتر کر مروہ کی طرف آئے اور جب میلین اخضرین پر پہنچ جائے تو دوڑ لگائے، میلین کو پار کر کے حسب عادت چلے اور مروہ پر چڑھ کر استقبال کعبہ کرے اور وہی دعائیں پڑھے جو صفا میں پڑھی تھیں۔

مسئلہ:

صفا سے مروہ تک ایک چکر پورا ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر پورا ہوتا ہے۔

مسئلہ:

سعی بین الصفا والمروہ طواف کے بعد ہوتا ہے اگر پہلے سعی کیا تو طواف کے بعد دوبارہ سعی کرے۔

مسئلہ:

حیض اور جنابت کی حالت میں سعی کرنا درست ہے۔

مسئلہ:

اس بارے میں یہ اصول ہے کہ ہر وہ عبادت جو مسجد میں ادا کی جاتی ہے اس کا کرنا حیض اور جنابت میں درست نہیں ہے۔

مسئلہ:

دوران طواف یا سعی جماعت کھڑی ہوگئی، تو طواف اور سعی کو چھوڑ کر جماعت میں شرکت کا

اہتمام کرے۔

مسئلہ:

اسی طرح اگر جنازہ کی نماز کے لیے طواف اور سعی چھوڑ دے۔

مسئلہ:

دوران سعی اور طواف بات چیت یا خرید وفروخت مکروہ ہے۔

مسئلہ:

سعی سے فارغ ہوکر مکہ مکرمہ میں دو رکعت نفل ادا کرے اور اٹھویں دن تک مکہ ہی میں مقیم رہے۔اور کوئی بھی ممنوع چیز کا ارتکاب جائز نہیں ہے۔

مسئلہ:

جب تک مکہ میں مقیم ہے،طواف کیا کرے۔۔۔۔۔واضح رہے ان طوافوں کے بعد سعی بین الصفاوالمروہ نہیں ہے۔البتہ ہر سات چکر لگانے کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھ لیا کرے۔

مسئلہ:

واضح رہے ہر طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا چاہیے۔۔۔۔۔۔ورنہ مسلسل طوافیں (جس کے درمیان نفل نہ ہو) کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:

نفلی نماز سے نفلی طواف بہتر ہے۔۔۔۔۔۔واضح رہے: یہ ان لوگوں کے لیے جو حدود حرم سے باہر رہتے ہیں۔اور دوران طواف ذکر اللہ قرات سے افضل ہے۔

مسئلہ:

دوران حج تین خطبے ہوتے ہیں : اٹھویں دن میں۔۔۔۔۔یوم عرفہ میں

۔۔۔۔۔۔۔۔گیارہویں دن۔۔۔۔

مسئلہ:

ایک خطبہ ہوتا ہے اس کے درمیان امام نہ بیٹھے ،خطبہ زوال کے بعد ظہر کی نماز کے بعد ہوتا ہے۔۔۔۔۔البتہ عرفات کے دن دو خطبے ہوتے ہیں،ان کے درمیان امام بیٹھے۔۔۔۔۔عرفات کے خطبے زوال کے بعد نماز ظہر سے پہلے ہوتے ہیں۔

مسئلہ:

آٹھویں دن صبح کی نماز پڑھے ،سورج طلوع ہونے کے بعد منی تشریف لے جائے۔اور ساتھ ساتھ تلبیہ کہنا نہ بھولیں۔

مسئلہ:

منی میں نویں (عرفہ) دن کی صبح تک ٹھہر جائے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھے عرفات روانہ ہو جائے راستہ میں نہ ٹھہرے جبل قزح میں ٹھہرنا افضل ہے۔زوال کے بعد غسل کر کے (غسل افضل ہے بصورت دیگر وضو بھی جائز ہے) عرفات کے حدود میں داخل ہو جائے۔

مسئلہ:

یوم عرفہ میں اذان کے بعد امام صاحب دو خطبے جمعہ کی طرح پڑھے گا۔اس کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھے ادا کی جائیں گی درمیان میں سوائے سنتوں کے کوئی نفلی نماز نہ پڑھے اور نہ کسی کھانے ،پینے کی اجازت ہے تاہم اگر ظہر کی نماز کے بعد زیادہ فصل آیا تو عصر کے لیے دوسری اذان دیدے۔

مسئلہ:

عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کو اکٹھے پڑھنے کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

عصر کی نماز ظہر کے بعد ہو۔

عرفہ کا دن ہو۔

عرفات کا مقام ہو۔

حج کا احرام باندھا ہو۔

دونوں نمازیں جماعت کے ساتھ ہو۔

امام حج ہو، یا اس کا نائب ہو۔

مسئلہ:

وقوف عرفات کے لیے دو چیزوں کا ہونا لازمی ہیں:

عرفات کا وقت ہو۔

عرفات کی جگہ ہو۔

اس لیے کھڑا ہونا یا نیت کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ:

غروب تک ٹھہرنا واجب ہے۔

مسئلہ:

وقوف عرفات کی سنتیں درج ذیل ہیں:

غسل کرنا۔

دو خطبے پڑھنا۔

دو نمازوں کو اکٹھے پڑھنا۔

نماز کے فورا بعد وقوف عرفات کرنا۔

حالت وضو میں ہو۔

امام کے قریب ہو۔

دل جمعی اور توجہ کے ساتھ کھڑا ہو۔

دنیاوی امور میں توجہ نہ دیتا ہو۔

ایسی جگہ میں کھڑا نہ ہو، جس سے آنے والے لوگوں کو زحمت ہو۔

صخرات اسود (کالے پتھر) کے ساتھ، یا اس کے قریب کھڑا ہو۔

مسئلہ:

وقوف عرفات کے لیے کوئی بھی دعا پڑھے۔۔۔۔۔۔البتہ استغفار اپنے لیے، والدین کے لیے، تمام مسلمانوں کے لیے پڑھا کرے۔۔۔۔دوران وقوف عرفات درج ذیل دعائیں مروی ہیں:

لا الـه الا الله وحده لاشريک له الملک وله الحمد يحی ويميت وهو حی لايموت بيده الـخيـر وهـو عـلیٰ کل شی قدير .لانعبده الا اياه ولا نعرف ربا سواه اللهم اجعل فی قلبی نـورا وفـی سـمعی نورا وفی بصری نورا اللهم اشرح لی صدری ويسرلی امری اللهم هذا مـقـام الـمستـجيـر الـعـائذ من النار اجرنی من النار بعفوک وادخلنی الجنة برحمتک يا ارحم الراحمين .اللهم اذهديتنی للاسلام فلا تنزعه عنی ولاتنزعنی عنه حتی تقبضنی وانا عليه .

مسئلہ:

دعا آہستہ کہنا سنت ہے۔

مسئلہ:

وقوف عرفات کا وقت نویں ذوالحجہ (یوم عرفہ) کے زوال سے لے کر دوسویں ذوالحجہ (یوم النحر) کے طلوع فجر تک ہے۔لہذا جو شخص ان اوقات میں کھڑا ہو جائے ، چاہیے اس کو خبر ہو، یا نہ ہو۔چاہیے جاگ رہا ہو، چاہے سو رہا ہو۔بہر حال صورت فرض ادا ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:

اگر کسی نے مذکورہ بالا وقت میں وقوف عرفات نہ کیا تو اس کا حج ساقط ہو گیا۔لہذا وہ عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور آئندہ سال حج از سر نو ادا کرے۔

مسئلہ:

ویسے تو رات آئندہ دن کی تابع ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔البتہ حج میں رات گذشتہ دن کی تابع ہوتی ہے۔

مسئلہ:

سورج کے غروب کے بعد مزدلفہ آئے۔۔۔۔۔۔موقع پاتے ہی تیز چلے،تاکہ مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھے۔اگر راستہ میں نماز پڑھی،تو دوبارہ اعادہ کرے۔مزدلفہ کا آخیر وقت دسویں ذوالحجہ (یوم النحر) کے سورج کے طلوع تک ہے۔

مسئلہ:

مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے بغیر عذر شدید کے چھوڑنے سے دم لازم آتا ہے۔

مسئلہ:

دسویں ذوالحجہ (یوم النحر) زوال سے پہلے جمرات (جمرہ عقبہ) کو سات کنکریوں سے مارے اور بہتر یہ ہے کہ کنکریاں مزدلفہ سے اٹھائے۔۔۔۔۔۔مارے ہوئے پتھر کو دوبارہ استعمال کرنا مکروہ ہے اور پہلی کنکری کو مارتے ہی تلبیہ چھوڑ دے۔

مسئلہ:

رمی (کنکریاں پھینکنا) سے فارغ ہو کر جانور ذبح کرے۔۔۔۔۔البتہ یہ دم شکر صرف حج تمتع یا حج قرآن کرنے والوں پر ہے۔۔۔۔۔حج افراد والوں کے ذمہ کوئی ذبح نہیں ہے۔

مسئلہ:

پہلے رمی۔۔۔۔۔۔پھر ذبح۔۔۔۔۔۔پھر حلق ترتیب لازمی ہے ورنہ دم لازم آئے گا۔

مسئلہ:

رمی سے فارغ ہو کر حلق کرے (بال مونڈائے)، بالوں کو چھوٹا کرنا بھی جائز ہے البتہ انگلی کے پورے کی بقدر ہر طرف سے چھوٹا کرنا لازمی ہے۔ جس کے بال نہ ہو وہ تشبہ کریں یعنی استرہ اپنے سر پر پھیر لیں۔ جس کے سر پر دانے زیادہ ہو، جس کی وجہ سے وہ نہ بال کاٹ سکتا ہو اور نہ چھوٹا کر سکتا ہو تو بوجہ عذر اس پر کچھ نہیں ہے۔

مسئلہ:

یوم النحر (دسویں ذوالحجہ) کے دن ذبح سے فارغ ہو کر طواف زیارت کا فریضہ ادا کریں۔ اگر اسی دن ادا نہ کیا تو اگلے یا اس سے اگلے دن ادا کرے۔ یاد رہے: طواف زیارت ادا نہ کرنے کی صورت میں ہمیشہ احرام کی صورت میں رہے گا یعنی جب تک طواف زیارت ادا نہیں کیا ہے اس وقت تک ہم بستری کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ:

طواف زیارت کے چار اشواط فرض ہے بقیہ تین واجب ہیں۔۔۔۔۔۔اس لیے چار چکر وں سے فریضہ ادا ہو جائے گا البتہ دم اس پر لازم ہوگا۔

مسئلہ:

طواف زیارت سے فارغ ہو کر منی تشریف لے جائے۔۔۔۔واضح رہے منی کے علاوہ کسی بھی جگہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔ گیارہویں ذوالحجہ کو زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو مارے۔ سب سے پہلے اس شیطان سے شروع کرے جو مسجد خیف کے قریب ہے۔۔۔۔۔۔ساتھ دفعہ کنکریوں سے مارے

۔۔۔۔۔کنکری مارتے ہوئے اللہ اکبر کہا کرے۔۔۔۔اس کے بعد اس کے قریب والے شیطان کو مارے جس کو جمرہ وسطی کہا جاتا ہے۔۔۔۔اس کے بعد تیسرے شیطان کو مارے جس کو جمرہ عقبی کہا جاتا ہے۔

مسئلہ:

اس جگہ زیادہ دیر تک ٹھہر جائے۔۔۔۔۔دعا اور استغفار کو جاری رکھے۔۔۔۔۔حاجی تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔بارھویں ذوالحجہ کو زوال کے بعد پھر تینوں شیطانوں کو مارے

مسئلہ:

رمی کا وقت: یوم النحر۔۔۔۔۔۔۔تا تیرھویں ذوالحجہ غروب افتاب تک۔

مسئلہ:

یوم النحر (دسویں ذوالحجہ) کے تین اوقات ہیں: مسنون: سورج کے طلوع سے سورج کے زوال تک۔۔۔۔

مباح: سورج کے زوال سے سورج کے غروب تک۔۔۔۔۔مکروہ طلوع فجر سے طلوع سورج تک۔۔۔۔۔یا غروب سورج سے طلوع فجر تک۔

مسئلہ:

کنکریوں کا مطلب شیطان کی توہین کرنا۔۔۔۔۔لہذا ہر وہ چیز (جنس ارض) جس سے اہانت ہو رہا ہو اس سے مارنا درست ہے۔۔۔۔۔۔اس لیے فیروزہ اور سونے چاندی کے ٹکروں سے مارنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ:

کنکری چھوٹی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لوبیا کی بقدر ہو۔

مسئلہ:

کنکریاں مزدلفہ سے یا راستہ سے اٹھائے ۔۔۔۔۔۔ایک بڑے کو ساتھ اجزا میں تقسیم کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:

کنکریاں کا شیطانوں تک یا اس کے قریب تک پہنچانا لازمی ہے۔ایک دفعہ سات کنکریاں ایک کے قائم مقام ہے۔۔۔۔۔۔مارتے ہی یہ دعا پڑھے:

بسم اللہ واللہ اکبر رغماللشیطان وحزبہ......اللھم اجعل حجی مبرورا وسعی مشکورا وذنبی مغفورا۔

مسئلہ:

دسویں ذوالحجہ کو صرف جمرہ عقبہ مارے ۔۔۔۔۔دوسرے دن تینوں مارے: پہلے جمرہ اولیٰ ۔۔۔۔دوسرے جمرہ وسطیٰ ۔۔۔۔تیسرے جمرہ عقبہ۔

مسئلہ:

طواف زیارت وغیرہ سے فارغ ہوکر طواف صدر (وداعی طواف) کرے اس کے بعد دو رکعتین نفل نماز پڑھے۔۔۔۔۔۔پھر زمزم تشریف لے جائے۔

حج کے مختلف مسائل

مسئلہ:

ایک ادمی بے ہوشی تھا کسی اور نے اس کو احرام باندھا اگر اس نے اجازت دی تھی تو ٹھیک ہے افعال حج کر سکتا ہے۔

مسئلہ:

قارن (وہ حاجی جو عمرہ اور حج کو ایک احرام سے ادا کرنا چاہتا ہو) کے لیے بھی مذکورہ بالا تمام مسائل ہیں ۔۔۔البتہ قارن غسل کر کے احرام باندھ لے اور دو رکعت نفل پڑھ کر حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرے۔

مسئلہ:

قارن یہ دعا پڑھے:

اللھم انی ارید العمرۃ والحج۔

مسئلہ:

قارن پہلے عمرہ کے احکام کو مکمل کرے اس کے بعد حج کے احکام کو مکمل کرے۔

مسئلہ:

خوشبو سے مراد ہر وہ چیز جس سے بو آرہی ہو اور عقل اس کو خوشبو سمجھ رہی ہو۔

مسئلہ:

قصدا ہو یا خطاء ہر صورت میں خوشبو لگانے سے جنایت لازم ہوتی ہے۔

مسئلہ:

سلے ہوئے کپڑے صبح سے رات تک پہنا تو دم لازم ہوگا۔

مسئلہ:

پورا ایک دن سر کے چوتھائی کے ڈھانپنے سے دم لازم آتا ہے۔اور چوتھائی سے کم کی صورت میں صدقہ لازم ہوتا ہے اگر چہ مکمل دن کیوں نہ ہو۔

مسئلہ:

اتحاد علت کا اعتبار ہے اتحاد معلول کا اعتبار نہیں ہے ۔۔۔مثال کے طور پر ایک حاجی بیمار ہو گیا جس کی وجہ اسے سر ڈھانپنا پڑھا۔۔۔۔۔۔مرض مکمل ختم نہیں ہوا ہے اس نے کپڑا اتار لیا

۔۔۔۔۔بعد میں پھر کپڑا اوڑلیا، تو اس صورت میں ایک کفارہ ہے کیونکہ علت مرض تا حال قائم ہے۔

مسئلہ:

حالت احرام میں سر کے مکمل یا تہائی اور یا چوتھائی حصہ کے بال کاٹ لیا تو ایک دم لازم آئے گا۔کم کی صورت میں صدقہ لازم ہوگا۔

مسئلہ:

داڑھی کاٹنا گناہ کبیرہ ہے، اس کا رکھنا لازمی ہے تاہم اگر کسی نے حالت احرام میں ایک چوتھائی یا اس سے زیادہ کو کاٹ لیا تو اس پر دم جنایت لازم ہے۔کم کی صورت میں صدقہ ضروری ہے۔

مسئلہ:

سر یا داڑھی وغیرہ سے بال اکھیڑنے پر ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ:

کھانا پکانے کے دوران بال جل گئے تو اندازہ سے (ایک بال کے عوض ایک مٹھی گندم)صدقہ کرے۔

مسئلہ:

غیر محرم نے محرم کے بال کاٹے تو ضمان محرم پر ہوگا چاہیے محرم کہا ہو یا نہیں کہا ہو ۔۔۔۔۔اور غیر محرم پر رجوع کرنا بھی درست نہیں ہے۔

مسئلہ:

اگر کوئی شخص بالوں کو ایام نحر میں نہ کاٹے، اس پر دم لازم ہے۔

مسئلہ:

ایک ہاتھ کے مکمل ناخن کاٹنے سے دم لازم ہوتا ہے۔اور اگر ایک ہی جگہ میں دونوں ہاتھوں او

ر دونوں پاؤں کے ناخن کاٹ لیے تب بھی ایک دم لازم ہوگا۔اسی طرح کسی نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے چار چار ناخن کاٹ لیے،تب بھی اس کے ذمہ صدقہ لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ:

واضح رہے ایک ناخن کے بدلے نصف صاع گندم کا ہے۔

مسئلہ:

بال کا اکھیڑنا،کاٹنا اور کسی بھی آلہ کے ذریعہ نکالنے پر دم لازم ہوگا۔

مسئلہ:

اپنی بیوی کے ساتھ بوس وکنار سے حج فاسد نہیں ہوتا ہے البتہ شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے دم لازم ہوتا ہے۔اسی طرح اگر کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے تب بھی حج فاسد نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ:

استمنا بالید(ہاتھ کے ذریعے منی نکالنا) سے دم لازم آتا ہے۔

مسئلہ:

حلق کے بعد جماع کیا تو دم لازم ہوگا۔

مسئلہ:

طواف زیارت کے کل یا چار چکر لگایا،اس کے بعد جماع کیا تو کچھ لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ:

حلق سے پہلے طواف زیارت مکمل کرلیا اور حلق سے پہلے جماع کیا تو دم لازم آئے گا۔

مسئلہ:

بے وضو ہو کر طواف زیارت کرنے سے دم لازم آتا ہے۔۔۔۔۔۔حالت جنابت میں

طواف زیارت کرنے سے بدنہ (اونٹ۔۔۔گائے وغیرہ) لازم آتا ہے۔

مسئلہ:

بہتر یہ ہے کہ جب تک مکہ میں ہے طواف لوٹائے۔۔۔۔۔۔دوبارہ کرنے کی صورت میں کچھ لازم نہیں آتا ہے۔

مسئلہ:

اگر ایام نحر کے بعد لوٹایا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بوجہ تاخیر دم لازم آئے گا۔

مسئلہ:

طواف زیارت کے تین یا اس سے کم اشواط چھوڑے تو دم لازم ہوگا۔

مسئلہ:

طواف زیارت کے تین یا تین سے کم اشواط بے وضوئی کی حالت میں کر کے گھر لوٹ آیا تو ہر شوط کے عوض نصف صاع گندم لازم آئے گا۔اور اگر جنابت کی صورت میں دم لازم ہوگا۔۔۔۔۔البتہ اگر دوبارہ ان کو باوضو مکمل کیا تو کچھ لازم نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔واضح رہے: ایام نحر کے اندر اندر مکمل کرے ورنہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جنایت باقی رہے گی۔

مسئلہ:

نجس کپڑوں میں طواف زیارت مکروہ ہے تاہم دم لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ:

جس نے بے وضو ہو کر طواف صدر کیا اس پر صدقہ لازم ہے۔دم لازم نہیں ہے۔

مسئلہ:

حالت جنابت میں طواف صدر کرنے سے دم لازم آتا ہے، دوبارہ لوٹانے سے دم ساقط

ہو جاتا ہے اور بوجہ کوئی چیز لازم بھی نہیں ہوتی ہے۔

مسئلہ:

تین یا اس سے کم اشواط (طواف صدر کا) حالت جنابت میں کیا تو صدقہ لازم ہوگا۔

مسئلہ:

بے وضو ہو کر عمرہ کا طواف کیا تو اس پر دم لازم ہوگا۔۔۔۔۔اسی طرح اگر حالت جنابت میں طواف کیا تب بھی دم لازم ہوگا۔واضح رہے: دوبارہ لوٹانے کی صورت میں کوئی دم لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ:

صفا اور مروہ پر نہ جانے سے حج تمام ہو جاتا ہے، البتہ دم لازم ہوگا۔

مسئلہ:

طواف زیارت کے دوران عورت کھلا ہو تو دم لازم ہوگا۔

مسئلہ:

سوار ہو کر یا کسی اور نے اٹھا کر سعی بین الصفا والمروہ کیا عذر کی صورت میں کوئی حرج نہیں ہے اور بغیر عذر کی صورت میں دم لازم ہوگا۔تاہم دوبارہ کرنے سے دم ساقط ہوگا۔

مسئلہ:

غروب سے قبل عرفات کے میدان سے اتر گیا تو دم لازم ہوگا۔اور اگر دوبارہ چلا گیا تو دم ساقط ہوگا۔۔۔۔یاد رہے: غروب سے قبل جانا لازمی ہے، بعد کا کوئی اعتبار نہیں ہیں۔

مسئلہ:

سورج کے غروب سے پہلے اترنے سے دم کا لازم ہونا عام ہے چاہیے خود اتر جائے، یا سواری وغیرہ کی وجہ سے اس کو میدان عرفات سے باہر کر دیا ہو۔

مسئلہ:

جس نے مزدلفہ پر ٹھہرنا چھوڑ دیا اس پر دم لازم آئے گا۔

مسئلہ:

جمرات (شیاطین) مکمل چھوڑ دیا، یا ایک کو مارا بقیہ دو کو چھوڑا اور یا یوم النحر (دسویں ذوالحجہ) کو جمرہ عقبہ چھوڑا تو دم لازم ہوگا۔

حج۔۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شکار

مسئلہ:

خشکی کے جانور قتل کرنے سے ضمان لازم آتا ہے، قصداً قتل کیا ہو اور یا خطاءً قتل کیا ہو۔

مسئلہ:

اگر کوئی حاجی ضمان دینے پر قادر نہ ہو تو ہر نصف صاع کے مقابل روزہ رکھے گا۔ اور اگر نصف صاع سے کم ضمان لازم ہو تو اسے روزہ اور نصف صاع (دونوں میں سے کوئی بھی) کے درمیان اختیار ہے۔

مسئلہ:

حرم شریف کے درمیان جانور کو قتل کر ڈالا تو اس کا ضمان حرم سے باہر والے جانور کی طرح ہے ،حرم کی وجہ سے کوئی زائد چیز لازم نہیں آتی۔

مسئلہ:

محرم نے شکار کو زخمی کیا اور جانور کسی اور سبب سے مر گیا تو صرف حرج کا ضمان لازم آئے گا۔

مسئلہ:

دو ادمیوں نے حالت احرام میں جانور کو قتل کیا تو ہر ایک پر مکمل جزا لازم ہوگا۔

مسئلہ:

احرام سے پہلے شکار کیا ہے، یا جانور مارا ہے ، تا حال ہاتھ میں ہے احرام کے بعد اس کو چھوڑ دینا چاہیے، ورنہ مرنے کی صورت میں دم لازم ہوگا۔البتہ اگر چھوڑ دیا اور جانور یا پرندہ زندہ تھا اور حاجی حج سے فارغ ہوا تو وہ مالک ہوگا، کسی کو اٹھانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

مسئلہ:

احرام باندھا اور احرام سے پہلے شکار گھر (قفص وغیرہ) میں ہے تو ہمارے ہاں ضمان لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ:

حلال نے حلال سے شکار غصب کیا اور احرام باندھا، اس پر لازمی ہے کہ شکار کو چھوڑ دے اور اصل مالک کو ضمان بھی دیدے اور اگر اصل مالک کو واپس کیا تو درست ہے البتہ اس پر جانور کی قیمت لازم ہوگی۔

مسئلہ:

احرام کے بعد شکار کو فروخت کیا تو دیکھا جائے گا جانور زندہ ہے یا مردہ ہے۔۔۔۔۔اگر زندہ ہے تو بیع فسخ ہوگی اور جانور کو چھوڑنا واجب ہے اور جانور فوت ہوگیا ہے تو قیمت کا صدقہ کرنا لازمی ہے۔

مسئلہ:

اگر حرم میں بھیڑیے کے لیے جال بچھایا، جب کہ اس میں بکری پھنس کر مرگئی، تو کوئی ضمان لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ:

دو یا تین جوئیں مار ڈالے، تو مٹھی بھر گندم صدقہ کرے اور زیادہ ہونے کی صورت میں نصف

صاع گندم لازم ہوگا۔

مسئلہ:

جوؤں کے قتل کرنے پر صدقہ اس وقت لازم آتا ہے، جب بدن یا سر وغیرہ سے نکال دیں اور اگر زمین سے اٹھا کر مار دیا تو کچھ لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ:

محرم نے شکاری جانور کا انڈا توڑ دیا اور ضمان دینے کے بعد اس کو کھالیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ:

سورج کے ذریعے جوؤں کا قتل کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ:

ہر وہ جانور جس سے خطرہ جان ہو۔(بھاؤ لا کتا، سانپ، بچھو۔۔۔وغیرہ) اس کا قتل کرنا جائز ہے۔

حج بدل

مسئلہ:

حج بدل کے لیے چند شرائط ہیں:

جس کی طرف سے حج ادا کرتا ہو وہ خود حج ادا کرنے سے عاجز ہو۔

اور یہ عجز موت تک قائم ہو۔

امر (حج کرانے والا) نے حکم دیا ہو۔

احرام باندھتے وقت امر کی نیت کرے اور بہتر یہ ہے کہ زبان سے پڑھے۔

حج کرانے والا ذاتی پیسے دیدیں۔

مسئلہ:

بہتر یہ ہے کہ حج بدل کرنے والے نے خود حج کیا ہو۔

مسئلہ:

حج بدل میں عمر کی کوئی قید نہیں ہے، بلکہ شیخ فانی اور قریب الموت ادمی حج بدل کرا سکتا ہے۔

مسئلہ:

عورت کا محرم نہ ہو تو حج بدل نہیں کرا سکتی ہے۔

مسئلہ:

شیعہ کی طرف سے حج بدل جائز نہیں ہے۔

مسئلہ:

حج بدل کرانے والا حج افراد کرے، البتہ اجازت لینے کے بعد تمتع اور قران کر سکتے ہیں۔

مسئلہ:

دو ادمیوں نے زید کو حج بدل کا کہا، زید نے ایک ہی حج میں دونوں کی نیت کی، تو یہ زید کا حج ہو اور لیا ہوا نفقہ واپس کر دینا ضروری ہے۔

مسئلہ:

زید نے خالد کو حج ادا کرنے کا کہا تھا، جب کہ خالد نے پہلے عمرہ ادا کیا اور پھر حج کیا تو خالد ضامن ہوگا۔ اور فرضی حج بھی ادا نہ ہوا۔

مسئلہ:

زید نے خالد کو عمرہ کا کہا تھا، خالد کا عمرہ ادا کرنے کے بعد اپنے لیے حج کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے۔

مسئلہ:

حج بدل کرنے والا آنے جانے کا مکمل خرچہ حج کرانے والے کے مال سے لے گا۔

مسئلہ:

حج بدل کے بعد وہی ٹھہرنا درست ہے البتہ گھر آنا بہتر ہے۔

مسئلہ:

حج بدل ادا کرنے کے بعد پندرہ دن مزید ٹھہرنے کی نیت کی تو اپنا مال خرچ کرے گا امر کے مال سے خرچ کیا، تو ضمان دینا ہوگا۔

مسئلہ:

حج بدل کرنے والا اگر اپنے ذاتی کام میں مشغول ہوا، حج بدل نہ کرسکنے کی صورت میں ضامن ہوگا اور اگر آئندہ سال اپنے پیسوں سے امر کے لیے حج کیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ:

حج بدل کرنے والا امر (حج کرانے والا) کے وطن سے سفر کرے۔۔۔۔۔۔۔۔البتہ اگر پیسے کم ہو تو جس جگہ سے پیسے پورے ہوتے ہو اس جگہ سے سفر شروع کرے۔

مسئلہ:

جس کے ذمہ حج ہو وہ مرتے دم تک ادا نہ کرسکا ہو اور نہ وصیت کی ہو، تو یہ شخص گناہ گار رہوگا۔

مسئلہ:

فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہیں کیا ہو اور نہ وصیت کی ہو، لیکن اس کے باوجود ورثا میں سے کسی نے اس کے لیے حج کیا ہو، اس قبول ہونے کی امید ہے۔

مسئلہ:

حج کی وصیت کی ہواور ترکہ بھی چھوڑا ہوتو اس کی طرف سے حج کرنا لازمی ہے۔

مسئلہ:

میت کے دو وطن ہوتو اس کے لیے حج بدل مکہ کے قریب والے وطن سے کیا جائے۔

مختلف مسائل

مسئلہ:

کسی نے گواہی دیدی کہ حجاج نے یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے بجائے یوم ترویہ (اٹھویں ذوالحجہ) کو وقوف عرفات کیا ہیں، تو حج قبول ہوگا، البتہ وقوف عرفات کا لوٹانا ضروری ہے۔

مسئلہ:

اگر کسی نے گواہی دی کہ حجاج نے یوم عرفہ کے بجائے یوم نحر کو وقوف عرفات کیا ہیں تو اس کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

مسئلہ:

روضہ اقدس علی صاحبھا الف الف صلوۃ کی زیارت تمام مستحبات میں افضل ہے، جب کہ بعض علما نے اس کو قریب الواجب قرار دیا ہے۔

مسئلہ:

روضہ اقدس کی نیت کرتے ہوئے راستہ میں درود شریف بکثرت پڑھ لیا کرے۔

مسئلہ:

روضہ اقدس کی طرف روانہ ہوتے ہوئے ان مساجد میں نماز پڑھے جو مکہ اور مدینہ کے راستہ میں واقع ہیں۔

مسئلہ:

مدینہ کے درختوں پر نظر پڑتے ہوئے درود وسلام میں اضافہ کرے۔

مسئلہ:

مدینہ منورہ کے دیواروں پر نظر پڑتے ہی یہ دعا پڑھیں:

اللھم ھذا حرم نبیک فاجعلہ لی وقایۃ من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب۔

مسئلہ:

موقع ملے تو غسل کر کے وقار اور سکون کے ساتھ داخل ہو جائے۔

مسئلہ:

مسجد داخل ہوتے ہوئے سنت طریقہ اختیار کیا جائے۔ اور یہ دعا پڑھے:

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد ،اللھم اغفرلی ذنوبی ،وافتح لی ابواب رحمتک ،اللھم اجعلنی الیوم من اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک ،وانجح من دعاک وابتغی مرضاتک .

مسئلہ:

مسجد میں ممبر کے قریب دو رکعت پڑھے بایں صورت کہ ممبر کا عمود اس کے دایاں طرف ہو۔ یہ جگہ قبر النبی ﷺ اور ممبر نبی ﷺ کے درمیان ہے اور یہی موقف نبی ﷺ بھی ہے۔

مسئلہ:

سجدہ شکر سے فارغ ہو کر قبر نبی ﷺ کی طرف تشریف لے جائے اور تین یا چار گز کے فاصلے پر کھڑا ہو جائے اور دیوار کو ہاتھ نہ لگائے، کیونکہ یہ ادب اور عظمت کے خلاف ہے، بلکہ ایسا کھڑا ہو جائے جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور کھڑے ہونے کا طریقہ یہ ہے:

نبی پاک ﷺ کے سر مبارک کے پاس کھڑا ہوجائے ،بایں صورت کہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو۔اور یہ دعا پڑھیں:

السلام علیک یانبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشھد انک رسول اللہ قدبلغت الرسالۃوادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وجاھدت فی امراللہ حتی قبض روحک حمیدا محمودا فجزاک اللہ عن صغیرنا وکبیرنا خیر الجزاء وصلی علیک افضل الصلاۃ وازکاھا واتم التحیۃ وانماھا اللھم اجعل نبینا یوم القیمۃ اقرب النبین واسقنا من کاسہ وارزقنا من شفاعتۃ واجعلنامن رفقاء ہ یو م القیمۃ اللھم لاتجعل ھذا اخر العھد بقبرالنبی ﷺ وارزقنا العود الیہ یاذالجلال والاکرام .

مسئلہ:

آواز کو نہ بالکل پست اور نہ بالکل اوپر کی جائے ، بلکہ درمیانہ ہو۔

مسئلہ:

دوسروں کے سلام پہنچانے کا طریقہ یہ ہے:

السلام علیک یا رسول اللہ من فلان ابن فلان یستشفع بک الی ربک فاشفع لہ ولجمیع المسلمین . اس کے بعد چہرہ انور کی طرف کھڑا ہوجائے بایں صورت کہ قبلہ کی طرف پیٹھ ہواور درودوسلام ہی پڑھتا رہے۔اس کے بعد ایک گز کی بقدر پھیر جائے ، یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کے سر مبارک کے قریب ہوجائے۔اور یہ دعا پڑھیں:

السلام علیک یاخلیفۃ رسول اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ فی الغار السلام علیک یا رفیقہ فی الاسفار ،السلام علیک یا امینہ فی الاسرار ....

مسئلہ:

روضہ اقدس علی صاحبھا الصلاۃ والسلام کی زیارت سے فارغ ہوکر جنت البقیع تشریف لے

جائے۔۔۔۔۔واضح رہے ایسا کرنا مستحب اور افضل ہے۔

مسئلہ:

جمعرات کے دن شہداء احد کی زیارت کرنا مستحب ہے اور یہ دعا پڑھیں:

سلام علیکم بماصبرتم فنعم عقبی الدار سلام علیکم دارقو م مو منین و انا انشاء الله بکم لاحقون ۔ایت الکرسی۔۔۔۔۔اور سورۃ الاخلاص پڑھے۔

مسئلہ:

ہفتہ کے دن مسجد قبا جانا مستحب ہے، جب کہ رہائش مدینہ میں اختیار کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ:

جاتے ہوئے دو رکعت نفل (الوداعی) پڑھے اور روضہ اقدس دوبارہ جا کر سلام پیش کرے۔